میرے مصطفےٰ پاک تشریف لائے
کھڑے اہل محفل ہیں سر کو جھکائے
میرے آقاؐ بوچھاڑ رحمت کی کر دو
جو خالی ہیں دامن وہ سارے ہی بھر دو
میرے دل کی دنیا شفا کی ہے طالب
میری روح بسمل یہ دشمن ہیں غالب
بہت روتے روتے گزاری ہے میں نے
تیری یاد میں سب بتا دی ہے میں نے
کرو کچھ میرے آقاؐ کچھ تو بتا دو
ہمیں اولیا اللہ آقاؐ بنا دو
کھلیں دل مرادوں کے انعام پائیں
لبوں پہ ہو مسکان سرشار جائیں
تیری دید کا بھی ہو ارمان پورا
حجابِ نظر نہ ہو کچھ آن پورا
تیری زاہدہ تجھ کو جی بھر کے تک لے
کرے جان قرباں نگاہوں میں رکھ لے

زاہدہ مظہر

تیری یاد آئی مجھے آج بے حد
درود آقا بھیجے تجھے آج بے حد
خیالوں میں محفل سجاتی رہی ہوں
کبھی حمد اور نعت گاتی رہی ہوں

قلم نے جو چھیڑے تمہارے فسانے
میں لکھتی رہی آقا جی کے ترانے
بہت دیر تک میں رہی گنگناتی
میرے پیارے آقا کے نغمے سناتی

بہاریں تیری چاہتوں کے چمن میں
ہیں دن رات باتیں تمہاری دہن میں
میری شب میں واللیل زلفوں کی چھاؤں
تصور میں چومے ہیں آقا کے پاؤں

کوئی پل بھی دوری نہیں ہے گوارہ
کہ سرکار بن اپنا کب ہے گزارہ
تمنا ہے مرنے سے پہلے بلائیں
تیری بارگاہ میں بہ خرام آئیں

سلام نیاز ہم کریں پیش آکر
سند بھی شفاعت کی پالیں گے جاکر
تیری زاہدہ کی تمنا بر آئے
سسکتے بلکتے یونہی مر نہ جائے

زاہدہ مظہر

مصطفیٰ خیرالوریٰ تجھ پر کروڑوں ہوں سلام
راہنما راہبری تجھ پر کروڑوں ہوں سلام
آگیا ماہِ مقدس ہر سو نغمے نعت کے
اس لئے میرے قلم سے پھوٹے چشمے نعت کے
روز لکھواتے ہیں نعتیں ماہِ طیبہ مہربان
حمد کہلاتے کبھی ہوتی ہوں اُن کی مدح خواں
کچھ تمنا دل میں ابھرے آرزو لب پر رہے
آقا جی کی رحمتوں والی نظر سب پر رہے
اب تو حسرت ہے تمہاری بارگاہِ حسن میں
لے کے آؤں نعت کا دیوان ماہِ جشن میں
جب ہوں پورے اوج پر میلاد کی تیاریاں
میرے آقا کر رہے ہوں اپنوں کی دلداریاں
ہو کے حاضر میں بھی کر دوں پیش نعت مصطفیٰ
ہو قبولِ بارگاہِ مجتبیٰ و مرتضیٰ
میری یہ خواہش بھی ہے اے شہنشاہِ دو جہاں
میری آل و نسل کو ہر جا پہ دو اپنی اماں
ذوق و شوقِ نعت بھی کر دیجئے ان کو عطا
حمدِ باری میں بھی رغبت کیجئے ان کو عطا
یا محمد مصطفیٰ بس تیری الفت کے لئے
ساری کوشش ہو جتن تیری محبت کے لئے
رحمت حق رحمت سرکار میں لے کر غسل
طیب و طاہر رہیں، سرکار نہ ہوں وہ خجل
زاہدہ کی آبرو تیرے حوالے شاہِ دیں
رحمتوں سے کملی میں ہم کو چھپا لے شاہِ دیں

زاہدہ مظہر

تیری دید کی آرزو ہو تی پوری
تو خوشیاں میری عید کی ہیں ادھوری
اے حسن مجسم جو تشریف لاؤ
تجلئ یزداں کا جلوہ دکھاؤ
تمہاری ضیا سے ملے جاں کو راحت
ہے پھبتی تجھے ہر طرح یادشاہت
تجھے فوج قدسی ہیں دیتے سلامی
مجھے شرف بخشا عطا کی غلامی
بڑے مرتبہ کا حسین میرا آقا
خزانۂ یزداں کا قاسم ہے داتا
تمہاری جبین مقدس نورانی
ضیا نورِ یزداں کی چمکے پیشانی
تیرا فیض جاری ہے رحمت باری
تیرا لطف و رحمت رہے آقا جاری
میری روح مسرور ایسے کھلی ہے
متاع دوجہانوں کی جیسے ملی ہے
نگاہوں میں آقا کا پیر نور پیکر
عدم کو بھی جاؤں یہی ساتھ لے کر
تمہارا قصیدہ ہی پڑھتی رہوں میں
تلاوت ہی قرآں کی کرتی رہوں میں
تمہاری شفاعت کی جب جب طلب ہو
قبر ہو حشر ساتھ رحمت لقب ہو
تیری زاہدہ جب جہاں سے ہو رخصت
لحد میں ملے مجھکو آقا کی نصرت

زاہدہ مظہر

پیار آقاؐ کا ذرا دل میں بسا کر دیکھو
محفل نعت کبھی گھر میں سجا کر دیکھو
اپنی اصلاح کرو راہِ ہدایت پہ چلو
کلمۂ حق بھی زباں اپنی پہ لا کر دیکھو
روح اپنی کو کرو پاک نگاہ میں ہو حیا
روحؐ کو نیت کو دلدار بنا کر دیکھو
تم نبیؐ پاک کی عترت سے قصیدے کہہ کر
میرے سرکارؐ کی چوکھٹ پہ بھی جا کر دیکھو
وہ ہے دربار جہاں شاہؐ گدا کھاتے ہیں
انؐ کی درگاہ پہ صدا تم بھی لگا کر دیکھو
بن کے سرکارؐ کے خدام پڑھو انؐ پہ درود
اور پناہوں میں میرے آقاؐ کی آ کر دیکھو
جو نہیں مانتے سرکارؐ کو شافع محشر
تو چلو حشر کے میدان میں جا کر دیکھو
جب ملے قید جہنم تو دہائی کس کی
تم ہو گستاخِ نبیؐ جان چھڑا کر دیکھو
اپنے تو شاہِؐ امم شاہؐ امم شافع حشر
ایسے ذیشان کے دربار میں جا کر دیکھو
تیری بیمار کی سانسیں ہیں جو الجھی اٹکی
میرے سرکارؐ جو آؤ کبھی آ کر دیکھو
زاہرہ آپؐ کی الفت میں ہوئی ہے پگلی
اپنی بسمل پہ کرم آپؐ کما کر دیکھو

زاہرہ مظہر

ہماری ہے آقاؐ سے فریاد فریاد
شہنشاہؐ ابرار امداد امداد

وسیلہ بنا دو چلوں میں مدینہ
بہا تیرا جس جا مقدس پسینہ

جو خوشبو مدینہ کی سانسوں میں اترے
میری جاں ہو ہلکی میری روح نکھرے

زیارت کا حیلہ میرے آقاؐ کر دو
بہار و خوشی سے چمن میرا بھر دو

تیری جنتوں میں گزاروں میں سجدے
تو چوموں جہاں پر لگے تیرے تلوے

تیری دید کا بھی ہو ارمان پورا
ابھی ہے محبت کا عنواں ادھورا

تیری یاد آتی ہے شاہؐ مدینہ
بڑا ہی رلاتی ہے شاہؐ مدینہ

میرا وقتِ آخر مکمل کہانی
کہ ہے وقت پیری گئی اب جوانی

کوئی دن کی ہے بات حسرت ہے دل کی
یہ آخر سفر ہو بسر شاہؐ کی نگری

سفر آخری میں کروں اس طرح سے
کہ رحمت ہو ہمراہ تیری جس طرح سے

کہیں کچھ رکاوٹ نہ مشکل پڑے جو
تیرا نور ہمدم ہمیشہ رہے تو

تیری زاہدہ پہ ہو نظر کرم ہو
یہاں اور وہاں آپؐ میرا بھرم ہو

زاہدہ حفیظ

جو ہوگا اذن آقاؐ سوئے بطحا سفر کر لیں گے
بہت امید رکھتے ہیں کرم سرکارؐ کر دیں گے

چلے ہیں قافلے حجاج کے موسم سہانے ہیں
جسے سرکارؐ چاہیں سو بلانے کے بہانے ہیں

میری پرنم نگاہیں ملتجی ہیں اپنے آقاؐ سے
میری باری ہو لینے آؤں میں خیرات داتاؐ سے

تیرے لطف و عنایت سے زمانے عیش کرتے ہیں
تیرے خادم تجھے نعتوں کے ہدیے پیش کرتے ہیں

نہیں میری طلب دنیا میں کوئی عیش و عشرت کی
مجھے ملتا رہے صدقہ تیری خیرات عترت کی

میری تسکیں میری راحت ہے تیری یاد سے شاہاؐ
مجھے ملتی رہے تسکین و راحت آپؐ سے آقاؐ

تیری مضطر کو طوفانِ حوادث گھیرنے آئے
میرے حالات کی چکی میں پیسا چھوڑنے آئے

نہیں توڑو گے منہ ان بے حیاؤں بے مہاروں کا
کہ تیری زاہدہ کو حوصلہ تجھ سے سہاروں کا

زاہدہ مظہر

دینِ ما دنیائے ما یا محمد مصطفیٰ
جانِ ما حق آشنا یا محمد مصطفیٰ

آمد و شد سانس میں تیرا ذکرِ خیر ہے
روح میری کی غذا، یا محمد مصطفیٰ

چمنستانِ نعت میں میری ہر اک بات میں
میرے آقا کی تمنا یا محمد مصطفیٰ

معترض ہیں نعت کے، حق سے دل پردا شتہ
طعن کرتے ہیں سدا، یا محمد مصطفیٰ

آپ کے خدام کو لوٹتے ہیں مارتے
دیتے ہیں ہر پل ایذا، یا محمد مصطفیٰ

جبکہ مستانے تیرے، ذکر کرتے ہیں تیرا
یہ کہتیں کرتے برا، یا محمد مصطفیٰ

لیجئے آکر خبر صدقہ شہیدِ کربلا
زاہدہ کے دلربا یا محمد مصطفیٰ

زاہدہ منظر

زہے مصطفیٰ پاک تشریف لائے
کھلیں ساری کلیاں چمن مسکرائے
ستاروں کی جھلمل بڑی دلنشیں ہے
تو شمس و قمر کی بھی روشن جبیں ہے

زمیں آسماں مل کے خوشیاں منائے
کہ صاحبِ لولاک یہاں رہنے آئے

میرے احکم الحاکمین نے اتارے
زمانے کی خاطر محمدؐ پیارے
کرم ہے عنایت ہمارے خدا کی
کہ محبوبِ ربّ جیسی نعمت عطا کی

ہمیں اپنے پیارے کے جلوے دکھائے
درودوں سلاموں کے نغمے سکھائے
محمدؐ پیارے کرم یہ کمایا
گزر اور لبسر کا طریقہ بتایا

وگرنہ جہالت بڑی سب تھے کرتے
قتل اور عداوت سے بالکل نہ ڈرتے
زمانے میں ہر جا یہ ظلمت تھی طاری
محبت شرافت سے دنیا تھی عاری

حبیبِ خدا نے جو رہنا سکھایا
وہ انداز فطرت پسند سب کو آیا
شریفانہ انداز سب کو سکھائے
خدا کی عبادت سے گھر بھی بنائے

تیرا آقا ہے زاہدہ ارفع اعلیٰ
مقامِ محمدؐ ہے عرشوں سے بالا

زاہدہ مظہر

یہ کون آیا ہے آج سب سے نرالا
میرا کملی والا میرا کملی والا

جو نورٌ علیٰ نور نورِ مجسم
اسی سے ہے دنیا میں ہر سو اجالا
بتاتا ہے آکر وہ اللہ کی باتیں
جو کرتا ہے حق تعالیٰ کا بول بالا
یتیموں فقیروں مساکین کا والی
اٹھاتا ہے گرتے ہوؤں کو سنبھالا
بھٹکتے ہوؤں کو ہدایت عطا کی
کسی کو گناہوں کے دل سے نکالا
یہ سب کائنات اس کے علم و فضل سے
سمیٹے ہے علم عقل کا اجالا
میرا دل بھی روشن ہو یارِ الٰہی
میری جاں میں پنہاں رہے کملی والا
ہے متمنّی اس نور کی زاہدہ بھی
کہ جس نور سے سارے جگ میں اجالا

زاہدہ منظر

اے میرے شاہِ امم رحم ہو اور کرم
دور ہو رنج دلی اور مٹ جائیں الم
تجھ سے فریاد کناں، ایک ہے جانِ حزیں
کیجئے نظرِ کرم آقا سلطانِ امم

کیسے ہو غم کا بیاں، در پہ ہے سارا جہاں
لب پہ ہے آہ و فغاں آنکھیں بھی میری ہیں نم
کٹتے ہیں شام و سحر بے مزہ خطروں سے پُر
لیجئے میری خبر، ختم ہوں ظلم و ستم

آپ ہیں آقا کے دین اے میرے ماہِ مبیں
ہے میرے دل کو یقیں آئے گی یادِ کرم

میں نے مانگی تھی دعا اب ملا اس کا صلہ
آگیا وقت بھلا چھاگیا ابر کرم

اب تیری زاہدہ کا، دل ہے مسرور بہت
ہر طرف تیری ضیا، نور کا لگتا ہے سماں

زاہدہ منظر

سمجھ سوچ میری خرد ہے اگر
پریشاں کہ آقاؐ نے پھیری نظر
ہوا کیا گناہ میں نہیں جانتی
غلط ہے گماں، میں نہیں مانتی
میرے پیارے آقاؐ مہرباں تھے
وہم اور گماں کب پریشاں تھے
زباں پر نہ آتی کوئی بات تھی
میں ہر روز کہتی حمد نعت تھی
نجانے یہ بندش سی کیوں آگئی
کسی کی ہے شائد نظر کھا گئی
کھلے یا خدا بند در اب کھلے
چلے سلسلہ نعت پھر سے چلے
کہوں میں تیری حمد پھر صبح و شام
تو آقاؐ کی نعتوں سے پر ہو کلام
تیری بارگاہ میں بھی ہو حاضری
ہو سرکارؐ کے گھر کی ہو چاکری
تیری زاہدہ کی دعا ہو قبول
عبادت ہماری بھی ہو مقبول

زاہدہ مظہر

کہوں نعتِ سرکارؐ جی چاہتا ہے
چلوں انؐ کے دربار جی چاہتا ہے

مجھے اذن دے دو بلا لو مدینے
میں دیکھوں وہ گھربار جی چاہتا ہے
غلامی میں رکھ لیں بنا دیں مقدر
جو ہیں میرے غمخوار جی چاہتا ہے
تیرے سبز گنبد کے سایہ میں رہ کر
تیری چوموں دیوار جی چاہتا ہے
ذرا دیکھ لوں تیری واللیل زلفیں
کروں تیرے اذکار جی چاہتا ہے
تیرا پیکرِ نور اجلا دے مجھ کو
ملیں تیرے انوار جی چاہتا ہے
مجھے جاں کنی میں قبر میں حشر میں
ملیں میرے دلدار جی چاہتا ہے
رہے خوف محشر نہ وحشت نہ تلخی
رہیں ساتھ سرکارؐ جی چاہتا ہے
بنے زاہدہ مصطفےٰؐ کے کرم سے
شفاعت کی حقدار جی چاہتا ہے

زاہدہ مظہر

سبھی مل کے ہم اُن کی نعتیں سنائیں
کریں اُن کا میلاد خوشیاں منائیں
خدا کی عطا ہیں ہمارے محمدؐ
بنے ہیں ہمارے سہارے محمدؐ
سبھی انبیاءؑ یہ بتاتے گئے ہیں
نوید مسرت سناتے گئے ہیں
کہ آخر میں آئیں گے آقاؐ ہمارے
شفیعِ حشر ہوں گے آقاؐ پیارے
محبت کرو گے تو قربت ملے گی
اطاعت کرو گے تو جنت ملے گی
کہیں ڈگمگاؤ نہ راہِ وفا میں
سنبھل کے قدم رکھنا راہِ خدا میں
بڑی پُر خطر ہیں محبت کی راہیں
حبیبؐ خدا کی جو پکڑو گے باہیں
کنارے لگا دیں گے آقاؐ جی پیارے
وہؐ بخشوائیں گے جرم و عصیاں ہمارے
ادھر بھی نظر ہو میری جان کے والی
میرے گلشنِ زیست کے تمؐ ہو مالی
خدارا خدا زاہدہ کو سنبھالو
زمانے کے ظلم و ستم سے نکالو

زاہدہ منظور

چلے آؤ سرکارؐ کے سب فداؤ
لگے حاضری تاکہ جنت میں جاؤ

کھلی ہے کچہری جناب اللہ کی
گواہی رہے گی حبیبِ اللہ کی

زمین و زماں انؐ کی خاطر بنے ہیں
تو آقاؐ کی خدمت میں قدسی کھڑے ہیں

جنابِ رسولؐ خدا میں جو آئے
چلے دست بستہ نظر کو جھکائے

ہوں ملحوظِ خاطر سے آدابِ مولاؐ
ہے سرکارؐ کی شان سب سے ہی بالا

یہاں گفتگو کی اجازت نہیں ہے
یہاں بن ادب کے عبادت نہیں ہے

گنوا دو گے اعمال جتنے کئے ہیں
ہوں بیکار افعال جتنے کئے ہیں

ادب اور محبت ہے ملزوم و لازم
اطاعت و خدمت میں رہ لو جو تا دم

کرینگے کرم میرے آقاؐ جی پیارے
خدا بخشش دے گا جرائم تمہارے

جو سرکارؐ کو جان لو اپنے جیسا
بتا تو یہ بخشش خدا، ہو نہ ایسا

ہمیں چاہیئے شاہؐ کا لطف و رحمت
رہو زاہدہ شاہؐ کے پیش خدمت

زاہدہ مظہر

ہم رہیں نور کے ہالوں میں تو پھر بات بنے
ربّ کے محبوبؐ کے خیالوں میں تو پھر بات بنے

مجھ کو محبوب ہیں اشعارِ حمد، نعتِ رسولؐ عربی
اور قصیدے ہوں مثالوں میں۔ تو پھر بات بنے

وہؐ میرا نام و نشاں میرا پتہ ہے انؐ سے
وہؐ رہیں میرے مقالوں میں تو پھر بات بنے

مجھکو منظور نہیں غیر سے نسبت رکھنا
ہم رہیں تیرے حوالوں میں تو پھر بات بنے

تیرگی چھٹ کے ہویدا ہو ضیائے سحری
ہم رہیں تیرے اجالوں میں تو پھر بات بنے

تیری بسمل دمِ آخر تیرے ہاتھوں سے پیئے
آبِ کوثر ہو پیالوں میں تو پھر بات بنے

وقتِ آخر ہوں ضیا بار نورانی جلوے
روح لپٹی ہو جمالوں میں تو پھر بات بنے

مجھکو مرقد میں ملے رحمت شافعِ محشر
کر دیں امداد سوالوں میں تو پھر بات بنے

زاہدہ تیری کا ہو حشر میں نامِ نامی
تیرے ہی چاہنے والوں میں تو پھر بات بنے

زاہدہ مظہر

عشق سرکارؐ سے بڑھکر تو کوئی شے ہی نہیں
اُن کے اوصاف و کرم اُن کی حقیقت کی کوئی تہ ہی نہیں

کون جانے شبِ اسریٰ جو سرِ عرش ملاقات ہوئی
کیا تھے اندازِ ملاقات رہا راز کہ کیا بات ہوئی

اس حسین رات کے پردے میں چھپے رازِ نہاں
کس سے بن پایا سنے بات کرے راز عیاں

جب کہ سدرہ سے قریں قدسی رکے تھم جائے
اور سرکارؐ بہت آگے سرِ عرش بریں پر آئے

میرے سرکارؐ کو اللہ نے بخشا ہے کمال
حق نے معراج میں سرکارؐ کو بخشا ہے وصال

اپنے محبوبؐ سے کرتا ہے خدا پاک کلام
اور کہتا ہے حبیبؐ اپنے کو صلوٰت و سلام

خوش نصیبی سے ملے ہم کو محمدؐ پیارے
زاہدہ آقاؐئے دیں اپنے یہ جاں تک وارے

زاہدہ منظور

اک لہر سی آئی ہے مدینے کی ہوا کی
ہے حکم کہو نعت شہہ ہر دوسرا کی
کچھ بات کرو آقاؐ کے اکرام و عطا کی
کچھ انؐ سے سنگر انؐ کی گلی صحنِ جنا کی
کس شان سے سرکارؐ کا دربار سجا ہے
اور سایہ گنبد میں بچھے تختِ شہاؐ کی
بتلاؤ ہمیں شان میرے شاہؐ کے گدا کی
لے جاتے ہیں خیرات جو آ نور و ضیا کی
ہوتی ہے شب و روز وہاں نور کی بارش
یہ شان میرے شافع محشر کی صبا کی
آجاتے ہیں دہلیز پہ خیرات کو لینے
انبوہ ملائک کے ۔ عطا جود و سخا کی
رہتے ہیں ملک ۔ شاہؐ کے دربار میں جاکر
اور جن و انس ، قدموں میں اس شاہِ دنا کی
ہاں آج سنا ساری حکایات ہمیں پھر
سرکارؐ سے الفت کی محبت کی وفا کی
وہ کونسی ساعت تھی عبادت کی گھڑی تھی
سرکارؐ کے دربار میں جب تو نے ندا کی
کیا کچھ ہیں سمیٹے تیرے دامن میں بھرے ہیں
دو خیر ہمیں شاہؐ کے اکرام و عطا کی
کیا پوچھتے ہو آپؐ کے فیضان و کرم کا
سرکارؐ کرم یار رہے جب بھی دعا کی
الفاظ نہیں جن میں بیاں ہوں وہ شب و روز
اور زاہدہ نے جا کے وہاں جیسے ثنا کی

زاہدہ حسین

ہوں ثنا خوانِ محمدؐ یہ سعادت کی ہے بات
آئے ہیں سرورؐ دیں آج ، مبارک ہے یہ رات

پھر میرے دل میں جو اٹھی ہیں امنگیں بے شک
آپؐ کے لطف و عنائت کی ہیں قاصد جب تک

شاہؐ کے الطاف وکرم سے یہ قلم لکھے گا
حمد اور نعت ترانوں کے مزے چکھے گا

جب سے آئی ہے مدینے سے کرم کی پھوہار
ہے کھلا دل کا چمن روح میری ہے سرشار

میرے سرکارؐ کی رحمت سے پڑے موج میں ہے
زاہدہ تیرا ستارہ بھی پڑے اوج میں ہے

زاہدہ مظہر

میرے کریم مصطفیٰ آپؐ کی عالی شان ہیں
رحمت ہیں عالمین میں، عقیلی کی آپؐ جان ہیں
مجھ کو ہنر عطا کیا، میرے کریم آپؐ نے
نعتوں کے واسطے چنا، میرے کریم آپؐ نے

دل کو لگن ہوئی تیری بڑھنے لگی ہے چاہ بھی
جس کی مجھے تلاش تھی ملنے لگی وہ راہ بھی

جلتے ہیں میری سوچ میں نعت کے نت نئے دیئے
تیرے حسین خیال سے بڑھتے ہیں میرے حوصلے

آئینۂ خیال میں دیکھا ہے حسنِ دلنشیں
محوِ خیالِ مصطفیٰؐ، روح میری تیرے قریں

ترچھی نگاہ باحیا زلف کا خم بھلا بھلا
چہرہ ملیح و دلربا چال میں تمکنت سدا

آیا خیالِ مصطفیٰؐ چھیڑ نہ مجھ کو اے صبا
مرحبا آئے مرتضیٰؐ جان و دلم فدا فدا

انؐ کے حسین جمال میں نورِ خدا چھپا ہوا
دیکھا ہے اس نگاہ نے جلوہ حبیبؐ کبریا

زاہدہ مانگ شاہؐ سے ایک نگاہ پیار کی
عقیلی میں کام آئے گی ایک نگاہ پیار کی

زاہدہ مظہر

سرکار کے دربار کی ہے شان نرالی
اونچا ہو مقدر تو نظر آتی ہے جالی
سرکار کے دربار میں بن جاؤں سوالی
کرتے ہیں کرم آقا میرے اعلیٰ و عالی

ہم ناز کریں خود پہ مقدر جو جگائیں
ہم آپ کی گلیوں میں رہیں حرم میں آئیں
ہم پڑھ کے درود آپ کو جب نعت سنائیں
انعام رضا آپ کی، ہم خواب میں پائیں

لوٹوں تیری رحمت میں تیرے دوار میں آکر
اتراؤں تیرے لطف کو انوار کو پاکر
خیرات کے ٹکڑے تیرے دربار سے کھاکر
اور نور کے منبع سے، میری پیاس بجھاکر

گاتی ہوں میں دن رات محمد کے ترانے
پڑھتی ہوں بہت نور کے پیکر کے فسانے
ہیں میرے تصور میں میرے شاہ کے زمانے
اور پیارے صحابہ کے مقدس وہ گھرانے

اس دل کی تمنا ہے رہوں دیار نبی میں
گھر مجھ کو ملے آقا کی پر نور گلی میں
میں کھوئی رہوں آپ کے انوار جلی میں
اور آئے قضا زاہدہ کی تیری گلی میں

زاہدہ مظہر

786

اک نگاہِ رحمۃ للعالمین درکار ہے
آپؐ کی رحمت رہے تو اپنا بیڑا پار ہے

جن کی رحمت سے ہیں چلتے کاروبار زندگی
وہؐ ہیں میرا دین و ایمان ان سے ہم کو پیار ہے

جن کے نعلین مقدس چومتا ہے عرش پاک
جو کہ ہے محبوبؐ یزداں وہ میری سرکارؐ ہے

اب تصور دیکھتا ہے شاہِؐ دین کی محفلیں
وہ حسین و نازنین اللہ کا شہکار ہے

حق سے مانگی ہے دعا، یاربّ طفیل مصطفےٰ
بخشش دے میرے گناہ، کہ واسطہ سرکارؐ ہے

شوق ہے پھر آ کے رہ لوں آپؐ کے ریاض میں
اس مقدس گھر جہاں تیرا حسین دربار ہے

دل نہیں لگتا میرا دنیا کے کاروبار میں
دیکھیئے اذن حضوری، ہم کو کب اختیار ہے

زاہدہ کے لب پہ جو آئی دعائے مستجاب
آگیا اذن حضوری، دل ربا دلدارؐ ہے

زاہدہ مظہر

یک نگاہ ہے کا ہے کا ہے رحمتہؐ للعالمین
بخشوا دیں جرم سارے شافعؐ المذنبین
دو جہاں میں چاہیے نظرِ کرم اے مہربیاں
تیرا سکہ ہے یہاں اور تیرا سکہ ہے وہاں
ہم تو ہیں غم دکھ کے مارے سرورِؐ دنیا و دیں
اپنے تو لیس تم سہارے رحمتہؐ للعالمین
ہو اگر حیلہ کوئی میں آپؐ کے گھر بار میں
گنبدِ خضرا کے نیچے آپؐ کے انوار میں
جنت ارضی میں میرے شاہؐ کی سرکار میں
چاہتی ہوں آ کے بیٹھوں آپؐ کے دربار میں
تیری رحمت سے جہاں میں چار سو رعنائیاں
اور گلشن میں بہاروں نے بھی لیں انگڑائیاں
رحمتوں والے تیری رحمت کی سب پرچھائیاں
زاہدہ کو بھا گئیں دلبرؐ تیری رعنائیاں

زاہدہ منظور

مدینے کی خوشبو ہوا لے کے آئی
سنبھل کے کرو بات اب میرے بھائی
مقدس نگر کی مقدس ہوا ہے
ہے تقدیس لازم تقدس جدا ہے
میرے مصطفیٰؐ پاک کا دیس پیارا
خدایا رہے آنا جانا ہمارا
ہوں مہمان آقاؐ کے دربار میں ہم
جھکائیں یہ سر ان کی سرکار میں ہم
ہو دستِ کرم انؐ کا جب جب میسر
محبت عقیدت سے چومیں اسے گر
طبع ناز ان کی کو منظور ہو جو
عطا خاک قدموں کی کر دیں مجھے تو
میں خاکِ مقدس کا سرمہ لگاؤں
نگاہوں میں دلدارؐ کو میں بٹھاؤں
کوئی نعت منظور میری وہ کر لیں
سند بھی شفاعت کی ہاتھوں پہ دھر دیں
مجھے ناز ہو میرا سنورا مقدر
نوافل شکر کے پڑھوں حد سے بڑھ کر
کہیں لوگ یہ کوئی پگلی ہے شائد
کرے سجدہ ریزی جہانوں سے زائد
تیری زاہدہ سے جدا ہوں قرینے
فرشتہ اجل آئے جب مجھ کو لینے

زاہدہ مظہر

شمعِ دیں خدا جگمگاتی رہے
بھولے بھٹکوں کو راہیں دکھاتی رہے
ایسی صحبت میسر ہو جو ہر گھڑی
دل میں الفت کو تیری بڑھاتی رہے
ہم کو بغض و حسد سے بچا یا خدا
تیری ہیبت دلوں کو ڈراتی رہے
گر تو چاہے بنائے ہمیں متقی
ہر گھڑی یہ تیری یاد آتی رہے
ہم کو توبہ کی توفیق بھی ہو عطا
تیری رحمت ہی ہم کو بلاتی رہے
زاہدہ کو یہ توفیق دے یا خدا
تیری باتیں وہ سب کو بتاتی رہے

زاہدہ منظر

اللہ کا قدیم ہماری نظر میں ہے
اک رحمتِ عظیم ہماری نظر میں ہے
بخشش کے واسطے یہ وسیلہ ہے مل گیا
ذاتِ نبیؐ کریم ہماری نظر میں ہے
انؐ کا جمال میری نگاہوں میں بس گیا
جاں صدقے جو رحیم ہماری نظر میں ہے
کعبہ بنا نہیں ہے عبادت کی اے ندیم
خضرا کا بھی مقیم ہماری نظر میں ہے
اٹھو چلیں مدینہ کی جانب دوستو
حرمِ نبیؐ کریم ہماری نظر میں ہے
اے کاش ان کے قدموں میں مجھ کو ملے فنا
جو آقائے عظیم ہماری نظر میں ہے
کچھ یوں بھی یاد میں میرے کٹتے ہیں رات دن
کچھ مسترِ رحیم ہماری نظر میں ہے
ہے آگ تن میں عشقِ محمدؐ کی آج کل
امّی لقب یتیم ہماری نظر
کیوں زاہدہ کو جستجو ہو غیر کی بھلا
جان و حلم کریم ہماری نظر میں ہے

زاہدہ منظر